Digitized By Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

قادیان

یوم سہ شنبہ

جلد ۳۳ | ۶ ماہ نبوت ۱۳۲۴ھش | ۳۰ ذیقعدہ ۱۳۶۴ھ | ۶ نومبر ۱۹۴۵ء | نمبر ۲۶۰

مدینۃ المسیح

قادیان ۵ ماہ نبوت۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق آج سوا آٹھ بجے شام کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت بوجہ حرارت ناساز رہی ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ آج بھی باوجود ناسازی طبع حضور ایدہ اللہ نماز مغرب سے نماز عشاء تک مجلس میں رونق افروز ہو کر گفتگو فرماتے رہے۔

- حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت ناساز ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا کریں۔

- افسوس چودہری محمد ابراہیم صاحب سکنہ گوبند پورہ ضلع سیالکوٹ حال دارالشکر جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ میں سے تھے کل بعمر ۷۵ سال وفات پا گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ کل بعد نماز عشاء حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور مرحوم کو بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا۔ احباب بلندی درجات کے لئے دعا کریں۔

جناب مولوی خیر الدین صاحب قائمقام ناظر تعلیم و تربیت اور مولوی قمر الدین صاحب انسپکٹر تعلیم و تربیت جالندھر اور ہوشیارپور کے احمدیہ سکولوں کے معائنہ کے لئے جا رہے ہیں۔

- ۳ نومبر مولوی ظہور حسین صاحب مولوی فاضل سابق مبلغ بخارا کے ہاں لڑکا پیدا ہوا۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔

- ۳ نومبر بعد نماز عصر چودہری فیض احمد صاحب بھٹی دارالبرکات کی لڑکی کے ختنہ کی تقریب عمل میں آئی۔

ارشادات حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

یورپ اور امریکہ کی ملمع سازیاں

کہا کچھ جاتا ہے اور دل میں کچھ اور ہوتا ہے

۴ نومبر کی مجلس علم و عرفان میں جو بعد نماز مغرب منعقد ہوئی۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے جو گفتگو فرمائی۔ اس کا ملخص درج ذیل کیا جاتا ہے۔ ایڈیٹر

فرمایا:۔ آجکل یورپ اور امریکہ کی ہر چیز ملمع والی بن گئی ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اسی لئے عیسائیوں کے اس آخری دور میں ان کا نام دجال رکھا ہے۔ یورپ کی کوئی چیز لے لو اس میں کوئی نہ کوئی چالاکی اور فریب پایا جائے گا۔ یہاں تک کہ جب وہ محبت کا اظہار کر رہے ہوں۔ تو خطرہ ہوتا ہے۔ کہ اس میں کوئی شرارت پنہاں نہ ہو۔ اور جب شرارت کا اعلان کر رہے ہوں۔ تو خیال ہوتا ہے۔ کہ اس سے محبت کا کوئی پہلو نہ نکلتا ہو۔ پرسوں کے اخبارات میں میں نے دو خبریں پڑھیں۔ ان میں جن باتوں کا ذکر ہے ان کے متعلق میں نے دیکھا۔ کہ پورے دجل سے کام لیا جا رہا ہے۔ جاپان کے مقابلہ میں جنگ کے وقت ۷۵ فیصدی بوجھ امریکہ پر تھا۔ اور پچیس فیصدی انگریزوں پر۔ جب یہ لڑائی اختتام کو پہونچ رہی تھی۔ تو امریکہ اور انگلستان روس پر زور دے رہے تھے کہ وہ بھی اس جنگ میں شامل ہو۔ مگر وہ کہتا تھا۔ کہ ابھی ٹھہرو میں سوچ لوں۔ اس وقت یہ بات سمجھ میں نہ آتی تھی۔ کہ جب جنگ ختم ہو رہی ہے۔ تو کیوں روس کو اس میں شامل کرنے پر زور دیا جا رہا ہے ادھر یہ خیال آتا تھا۔ کہ اس وقت روسی کیوں شامل نہیں ہو جاتے۔ لیکن اصل بات یہ تھی کہ روسی سمجھتے تھے۔ کہ جنگ کے خاتمہ پر ہم نے بہت سے ممالک پر قبضہ کرنا ہے۔ اگر جاپان کی جنگ میں شامل ہو گئے۔ تو چھ ماہ یا سال تک ہماری فوجیں جاپان میں الجھی رہینگی۔ اور ہم کوئی بات منواتے وقت اپنی طاقت کے بل پر امریکہ اور انگلستان کو دھمکی نہ دے سکیں گے۔ جرمنی کی جنگ کے بعد روس نے جب پولینڈ۔ رومانیہ بلغاریہ۔ آسٹریا اور جرمنی کے ایک حصہ پر قبضہ کرنا چاہا۔ تو کچھ نہ کچھ روکیں اسے پیش آئیں:۔

غرض یہ سکیم تھی روسیوں کے پاس جب تک ان کی فوجیں اکٹھی نہ ہوتیں دوسری حکومتوں پر دباؤ نہ ڈال سکتے تھے۔ پہلے جب کچھ جگہوں پر روس نے قبضہ جمایا۔ تو برطانیہ اور امریکہ نے اس میں روکیں ڈالیں۔ اور بالکل خالی میدان روس کو نہ مل سکا۔ پھر جب ایٹم بم آ گیا۔ جس سے جاپان کے چھکے چھوٹ گئے۔ اور جاپان یکدم گرنے لگا۔ تو روس نے سمجھا۔ کہ اگر ہم اب شامل نہ ہوئے۔ تو جاپان کے حصے بخرے کرنے میں شریک نہ ہو سکیں گے۔ اس لئے جھٹ جاپان کے خلاف اعلان جنگ کر دیا۔ تا کہ وہ بھی حصہ لے سکے۔ آخر جاپان کی جنگ ختم ہونے پر امریکہ والوں نے جاپان پر اپنا تصرف قائم کر لیا۔ روس نے اس پر اعتراض کیا۔ کہ ہمیں بھی حصہ ملنا چاہیئے۔ مگر انگریزوں نے کوئی اعتراض نہ کیا۔ کیونکہ ان کی ہمدردی امریکہ سے تھی۔ برطانیہ نے اس جنگ میں حصہ بھی لیا تھا۔ اور بوجھ بھی اٹھایا تھا۔ مگر اس نے سمجھا۔ اگر ہم نے حصہ مانگا۔ تو روس بھی مطالبہ کریگا۔ اس لئے کہہ دیا۔ جاپان پر امریکہ کا ہی قبضہ ہو۔ پھر جب سے جاپان کو شکست ہوئی ہے۔ امریکہ نے شور مچا رکھا تھا۔ کہ اسے ہم نے ایٹم بم کے ذریعہ شکست دی ہے۔ اس میں کسی اور کا دخل نہیں۔ اس وقت روس نے یہ کہا۔ کہ ایٹم بم لڑائی کے زمانہ کی ایجاد ہے اس لئے اس میں ہمارا بھی حصہ ہے۔ یہ آواز اس قدر بڑھی کہ خود امریکہ میں بھی اس کی گونج سنائی دینے لگی۔ اور کئی لوگ کہنے لگے۔ کہ ایٹم بم میں روس کا بھی حصہ ہے۔ دو تین ماہ تک یہی شور مچا رہا۔ مگر چند ہی دن ہوئے۔ یہ خبر شائع ہوئی۔ کہ جاپان کی جنگ ایٹم بم سے فتح نہیں ہوئی۔ بلکہ روس کے جنگ میں شامل ہو جانے کی وجہ سے فتح ہوئی تھی۔ اس طرح امریکہ والوں نے ایٹم بم کی اہمیت کو گرانا شروع کیا اور یہ چالاکی اس لئے کی کہ ایٹم بم کی طرف سے روس کی توجہ ہٹ جائے۔ ادھر روس بھی چالاک ہے۔ اس نے جھٹ اس بات کو اڑا لیا۔ اور یہ کہنا شروع کر دیا۔ کہ اب تو امریکہ نے خود مان لیا ہے۔ کہ جاپان کی جنگ ہمارے شامل ہونے کی وجہ سے فتح ہوئی ہے۔ اس لئے اس میں ہمارا بھی حصہ ہے۔ امریکہ نے تو اس لئے یہ راہ اختیار کی تھی۔ کہ جب ہم ایٹم کی اہمیت کو گرا دینگے تو روسی اس کا راز معلوم کرنے کا مطالبہ نہ کرینگے۔ مگر روس نے کہہ دیا۔ کہ دیکھو جب امریکہ نے خود مان لیا ہے کہ ہماری شمولیت کی وجہ سے جاپان پر فتح حاصل ہوئی ہے۔ تو اب اس میں ہمارا بھی حق ہے:۔

ساؤتھ افریقہ میں جب نٹال کے علاقہ میں ہندوستانیوں نے زمینوں پر قبضہ کرنا چاہا۔ تو انگریزوں نے کہا ہندوستانیوں کو زمین ہی لینی ہے۔ وہ نیروبی کے علاقہ میں آباد ہو جائیں۔ اس پر ہندوستانیوں نے کہا ہم تو نٹال میں ہی آباد ہوں گے۔ مگر کچھ نہ کر سکے۔ پھر جب ہندوستانیوں نے ایسٹ افریقہ میں قدم جمانے چاہے۔ تو انہیں

ایڈیٹر:۔ غلام نبی

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

کہہ دیا گیا۔ کہ یہاں تو ہم نے قبضہ کر لیا ہے۔ اب Low Land پر قبضہ کر لیں۔ ہندوستانی اسوقت کہنے لگے۔ کہ ہم تو کینیا ہی میں جگہ لینگے۔ Low Land میں نہیں۔ اس عرصہ میں انگریزوں نے Low Land پر قبضہ کر لیا۔ اور ہندوستانیوں سے کہا تم ٹانگا نیکا لیلو۔ اس وقت پھر ہندوستانی ہی کہتے رہینگے۔ کہ ہم Low Land ہی لینگے۔ کہ اتنے میں ٹانگا نیکا پر قبضہ ہو جائیگا۔ حالانکہ جو فریق کمزور ہو۔ اسے دیکھنا چاہیئے۔ کہ میں کیا لے سکتا ہوں۔ اگر ہندوستانی امریکہ کے کسی علاقہ پر پہلے ہی قبضہ کر لیتے تو بڑے فائدہ میں رہتے۔ مگر ہر قدم پر وہ دھوکے میں جاتے رہے۔

غرض یورپین قوموں میں یہ بات پائی جاتی ہے۔ کہ وہ جو کچھ کہتی ہیں۔ اس میں کوئی نہ کوئی ملمع ہوتا ہے۔ ظاہر کچھ کرتی ہیں۔ اور اندر کچھ ہوتا ہے۔ مگر اسلام کہتا ہے کہ جو بات کرو۔ سیدھی اور صاف کرو۔ اور سچائی سے کام لو اور جب ہماری جماعت میں سیاست آجائے گی۔ اور میری یہ آواز ان لوگوں تک پہنچے گی۔ تو وہ فائدہ اٹھا لینگے۔ اس لئے میں کہتا ہوں کہ مسلمان کو ملمع سازی کے قریب بھی نہ جانا چاہیئے ہر بات صاف صاف پیش کر دینی چاہیئے۔ اب کانگرس اسی بات پر اڑی ہوئی ہے۔ کہ مکمل آزادی ہی لینگے۔ حالانکہ اس وقت تک جس قدر بھی حاصل ہو سکتی تھی۔ وہ لیتے جاتے۔ اور اس طرح اپنی طاقت بڑھاتے جاتے تو آج تک سب کچھ حاصل ہو جاتا۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھی جو چیزیں ملتی ہیں۔ آہستہ آہستہ ہی ملتی ہے۔ قرآن کریم میں کونوا ربّانیین آیا ہے۔ اس کا یہی مطلب ہے۔ کہ آہستہ آہستہ سکھاؤ۔ بچہ جب پیدا ہوتا ہے۔ تو وہ آہستہ آہستہ ہی بڑھتا ہے۔ اگر پہلے ہی دن پورے قد کا بچہ پیدا ہوتا۔ تو ماں کے لئے کس قدر مصیبت کا موجب ہوتا۔ پھر ماں کے دل میں اس کی محبت کس طرح پیدا ہوتی داماد بھی بچہ ہی ہوتا ہے۔ لیکن پہلے اس سے بھی کس قدر حجاب ہوتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں اگر آجتک ہندوستانی آہستہ آہستہ آزادی کی طرف قدم اٹھاتے رہتے تو اب تک مکمل آزادی حاصل کر لیتے۔

خدام الاحمدیہ کے صدر منتخبہ کی منظوری

مجلس خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع پر آئندہ سال کے لئے صدر کا انتخاب ہوا تھا۔ جسمیں نمائندگان عالمگیر نے بہت ہی بڑی اکثریت کے ساتھ حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کو ہی آئندہ سال کے لئے صدر مجلس خدام الاحمدیہ منتخب کیا تھا۔

انتخاب کا نتیجہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بغرض منظوری بھیجا گیا تھا۔ مجالس کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ حضور نے حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کا انتخاب بطور صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ منظور فرما لیا ہے۔ اس انتخاب کے ساتھ تبلیغ ۱۳۲۵ہش سے کام شروع ہوگا۔

خاکسار محمود احمد قائد مجلس خدام الاحمدیہ لاہور صدر سب کمیٹی انتخاب صدر

تراجم قرآن پاک کے وعدے

تراجم قرآن پاک کے وعدے کرنے والوں میں سے وہ احباب جنہوں نے نومبر کے پہلے ہفتہ یا آخیر نومبر یا دسمبر کے آخر تک دینے کی مہلت لی ہے۔ وہ جلد سے جلد اپنے وعدے پورے کریں۔ اور اپنی اپنی مہلت کے مطابق دے دیں۔ اسی طرح وہ جنہوں نے غلہ فنڈ کے وعدے کئے۔ مگر ابھی تک رقم قابل ادا ہے۔ وہ توجہ فرمائیں۔ نیز لیگوس مشن کے لئے تو رقم اتنی قلیل ہے۔ کہ جماعتیں اپنے مقررہ حساب سے زیادہ ارسال کر رہی ہیں۔ مگر اس کی ضرورت فوری ہے

(فنانشل سکرٹری تحریک جدید)

سیکرٹریان وصایا

امیر جماعت اپنے ہاں سیکرٹری وصایا مقرر کر کے اطلاع دیں جن جماعتوں میں سیکرٹری وصایا مقرر ہو۔ وہ بھی ان کے مکمل پتے لکھیں۔ جماعتیں اسطرف جلد توجہ کریں۔ سیکرٹری مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کی مجلس علم وعرفان

قادیان ۳ر نومبر۔ آج مجلس میں رونق افروز ہونے کے بعد حضور ایدہ اللہ بنصرہ نے دریافت فرمایا کہ آیا میری ہدایت کے مطابق خدام الاحمدیہ کے ارکان کے لئے بیج لگانے کا وقت مقرر کر دیا گیا ہے؟ عرض کیا گیا کہ ۵ بجے شام سے ۸ بجے صبح تک ہر ممبر کے لئے بیج لگانا لازمی قرار دیا گیا ہے۔ اس پر حاضرین میں سے ایسے خدام کا اندازہ لگایا گیا جو مجلس میں بغیر بیج تھے۔ ان کی تعداد ۴۵ تھی۔ صاحبزادہ میاں عباس احمد خان صاحب معتمد خدام الاحمدیہ نے اس شعار کی نگرانی کے بارے میں مقامی مجالس اور مرکزی مجلس کے تقسیم عمل کا ذکر کیا۔

پھر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ نے جزائر شرق الہند کے مبلغین سلسلہ اور مقامی احمدی احباب کے لئے خصوصیت سے دعا کرنے کی تاکید فرمائی۔ کیونکہ آج کل وہاں نہایت مخدوش حالات ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ ایک نقص دوستوں میں یہ بھی ہوتا ہے۔ کہ وہ یونہی دعا کے لئے کہتے پھرتے ہیں۔ اور جن سے کہا جاتا ہے۔ وہ بھی اسکی طرف پوری توجہ نہیں دیتے۔ یہ خطرناک غلطی ہے اس سے دعا کی عظمت کم ہو جاتی ہے۔ اسی کو دعا کے لئے کہو جس کے بارے میں یقین ہو کہ دعا کرے گا۔ اور جب کوئی دعا کے لئے کہے تو ضرور دعا کرو۔ حضور نے فرمایا۔ ایک دعا کرنے کا یہ طریق ہے۔ کہ اسی وقت دعا کر دی جائے۔ دوسرا طریق یہ ہے۔ کہ مجموعی دعا نام لیکر یا بغیر نام کے دوسرے وقت میں کی جائے۔ فرمایا میں مناسب موقعہ دونوں طریق اختیار کرتا ہوں۔ اور چونکہ سب نام یاد نہیں رہ سکتے اس لئے جن کے نام یاد نہ ہوں ان کے لئے مجموعی رنگ میں بھی دعا کرتا ہوں۔ کہ اے اللہ! جنہوں نے دعا کے لئے کہا ہے۔ ان کے نیک اغراض کو پورا فرما۔ جس طرح بے وجہ دعا کے لئے کہنا درست نہیں اسی طرح ضرورت کے موقعہ پر دعا نہ کرنا بھی شقاوت قلبی کا ثبوت ہے۔ بیرونی ممالک کے مبلغین خصوصیت سے زیادہ حق رکھتے ہیں ہمارا فرض ہے۔ کہ ان کے لئے دعا کریں۔

پھر حضور نے بوضاحت بیان فرمایا کہ سلسلہ کے مرکزی اخبار الفضل میں بھی بیرونی مبلغین کا شایان شان ذکر نہیں ہوتا مبلغین سلسلہ کے نمائندے ہیں زندہ قومیں اپنے نمائندوں کا خاص اعزاز کیا کرتی ہیں۔ ان کے حالات وواقعات کو نمایاں رنگ میں لوگوں کے سامنے لاتی ہیں۔ قرآن مجید نے بھی اس طریق کو اختیار فرمایا ہے۔ اس سلسلہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے الحکم اور بدر کے رویہ کی تعریف فرمائی بے شک مبلغین کی یہ خواہش نہیں اور نہ ہونی چاہیئے۔ مگر ہمارا فرض ہے۔ کہ ان کے کام کو سامنے لائیں تا جماعت کے دلوں میں تحریک دعا ہو اور صحیح اعزاز پیدا ہو۔ تحریک جدید کے نئے جانے والے مجاہدین کی روانگی کے اعلانات کے لہجہ پر بھی حضور نے اظہار شکوہ فرمایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عہد مبارک کی اخوت مومنانہ کے دلکش نظاروں کے ذکر اور آجکل کے بعض کارکنوں کی کوتاہ فہمی اور عدم اخلاص کے بیان کے بعد حضور نے احباب جماعت کو اس امر کے لئے بھی خاص طور پر دعا کرنے کی تحریک فرمائی۔ کہ ہندوستان کو جو حقوق مل رہے ہیں مثلاً حق رائے دہندگی ان کا صحیح استعمال ہو۔ برسر اقتدار پارٹی کا افسروں کے ذریعہ ووٹ حاصل کرنے کے لئے عوام پر دباؤ ڈالنا نہایت پست ذہنیت پیدا کر دے گا۔ اور اخلاق کو کچل دیگا۔ اور اس طرح کی آزادی تو غلامی سے بھی بدتر ہوگی۔ حضور نے اس ناجائز طریق کے خطرناک عواقب تفصیلاً بیان فرمائے اور کہا کہ اس کے شر سے بچنے کے لئے ہمیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسنون دعا اللّٰھم انا نجعلك فی نحورھم ونعوذ بك من شرورھم نمازیں بالجہر یا خفیہ پڑھتے رہنا چاہیئے۔ ایسے مواقع کے لئے یہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مجرب دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو سب طاقتیں ہیں۔ اس مرحلہ پر حضور نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وہ واقعہ بیان فرمایا جب کسریٰ شاہ ایران نے ظالمانہ رنگ میں آپؐ کی گرفتاری کے احکام جاری کئے تھے اور خود اپنے ہی بیٹے کے ہاتھوں ہلاک ہو گیا تھا۔ بعض اور واقعات بھی بیان فرمائے۔ اور دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ ظالموں کے شر سے بچائے اور سیاسی پارٹیوں کو ہدایت دے کہ ملک کے فائدے کے لئے کام کریں۔ ملک کو اکھاڑا نہ بنائیں۔

خاکسار:۔ ابو العطاء جالندھری

Digitized By Khilafat Library Rabwah

مارشل سٹالن کا جانشین کون ہوگا؟

دنیا کے مشہور ترین اخبارات کی قیاس آرائیاں

(۱)

آج سے دو ماہ قبل کسے گمان تھا کہ سٹالن کی حین حیات میں یہ بحث بھی ہوگی کہ اُس کا جانشین کون ہوگا۔ مگر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے رویا کی اشاعت کے معاً بعد جہاں سٹالن کی بیماری موت اور ذمہ دارانہ عہدوں سے علیحدگی کی خبریں آتی رہیں وہاں اب یہ قیاس آرائی بھی شروع ہے۔ کہ سٹالین کے بعد روس کی زمام حکومت کس کے ہاتھ میں آئے گی۔ چنانچہ ۲ر نومبر ۱۹۴۵ء کے "اسٹیٹسمین" میں اخبار "نیویارک ٹائمز" کے حوالے سے ایک تفصیلی مضمون اس موضوع پر درج ہے۔ خود اخبار "نیویارک ٹائمز" کے نزدیک "سٹالین کی موت تو کجا۔ اگر آپ کسی روسی سے اُس کی صحت کے متعلق افواہوں کے موضوع پر کچھ پوچھیں تو وہ نہ صرف کسی قسم کی تنقید سے احتراز ہی کریگا۔ بلکہ آپ کے اس سوال کو ذاتی ہتک سمجھیگا اور پھر اگر یہ پوچھ لیا جائے کہ سٹالین کا جانشین کون ہوگا۔ تو اسے بھی اہانت انگیز سوال قرار دیگا"۔ حالات کی اس نزاکت کے باوجود اس بحث کے اخبارات میں آنے کے یہی معنی ہیں کہ پس پردہ کچھ حقائق ضرور ہیں۔

(۲)

اخبار "اسٹیٹسمین" اخبار "نیویارک ٹائمز" کے حوالہ سے لکھتا ہے:-

"جب یہ اعلان کیا گیا کہ جنرلزمو سٹالین اپنے وطن کاکیشیا میں کچھ دن آرام کرنے کے لئے چلا گیا ہے۔ تو مشرقی یورپ کے مراکز سے یہ افواہیں بھی پھیلیں کہ اُس کی صحت اُس کو جواب دے رہی ہے۔ اور وہ اپنی بعض ذمہ داریوں سے سبکدوش ہونے کے متعلق سوچ رہا ہے۔ بلکہ یہ بھی کہ وہ مرنے کے قریب ہے۔ اگرچہ ان مبالغہ آمیز رپورٹوں کے تسلیم کرنے کی کوئی وجہ نہیں۔ مگر یہ امر ضرور ہے کہ سٹالین کی زندگی کی تفصیلات جاننے والا نہایت ہی محدود سوویٹ حلقہ ہے۔ اور اُس کے محرمان حال اس موضوع کو راز ہی میں رکھتے ہیں۔ بہرکیف واقعات یہ ہیں کہ جوزف سٹالین کی عمر چھیاسٹھ سال کی ہونے والی ہے۔ اور اُس نے اپنی ساری زندگی مشقت اور جدوجہد میں بسر کی ہے۔ اپنی نوجوانی میں اُس کی غذا بھی بے قاعدہ رہی۔ سیاسی وجوہ کے ماتحت متعدد دفعہ اُسے قید و بند میں بھی رہنا پڑا۔ جہاں پر اُسے بدنی سزا اور ذہنی اذیت بھی ملتی رہی۔ پھر بعد کی زندگی میں وہ مختلف اوقات میں بہت سی اور تھکا دینے والی ذمہ داریوں کو سنبھالے رہا۔ انقلاب کے ایام میں پھر سول وار۔ قحط جنگ عظیم ۲ اور روس کی مشکلات کے دنوں میں اُسے مشقت انگیز کام کرنا پڑا"۔

(۳)

یہ تو سٹالین کی زندگی کا سابقہ منظر ہے۔ اب اخبار مذکور کی رائے اس کی موجودہ حالت کے متعلق بھی سنئے۔ لکھتا ہے۔

"کچھ سال ہوئے سٹالین کے ایک سوانح نگار نے لکھا تھا کہ وہ کمزوری قلب کا مریض ہے۔ پھر اس جنگ عظیم ۲ کی ابتداء میں ماسکو کے طبی ماہرین نے یہ انکشاف کیا تھا کہ اُس کو دل بڑھ جانے کی بیماری ہے۔ اگرچہ آرام کے دنوں میں اُس کے خاص پرہیز کا علم نہیں لیکن اتنا ضرور ہے کہ اس کے طبی مشیروں نے اُسے ہوائی جہاز کے سفر سے منع کیا ہے۔ شاید اس کی وجہ یہ ہو کہ وہ زیادہ بلندی پر کان کے درد میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ یا پھر اس لئے کہ اس کے دل پر بوجھ پڑتا ہو۔ گزشتہ پندرہ سالوں میں بھی کبھی یہ "بے بنیاد" افواہیں اڑتی رہیں کہ اُس کو دل کا یا ناسور کا مرض ہے۔ لیکن ایک انسان موجودہ رپورٹوں کو غیر معقول کہہ کر رد نہیں کر سکتا۔ کیونکہ سٹالین کی موجودہ حالت کو پردہ راز میں رکھا جا رہا ہے۔ اور بالکل کوئی خبر بھی اس امر کے متعلق نہیں دی جاتی مگر سٹالین کی موجودہ عمر اور اُس کی زمانہ گزشتہ کی تھکا دینے والی ذمہ داریوں کو ہمیں ضرور ذہن میں رکھنا چاہئے۔ ۱۹۴۱ء سے اب تک اُسے آرام کا کوئی موقعہ نہیں ملا"۔

(۴)

اس وقت سٹالین کی جانشینی کے لئے چھ آدمیوں میں سے کسی ایک کی توقع ہے۔ (۱) آینڈریو (۲) بیریا (۳) مَیلنکوو (۴) مولوٹوف (۵) زادانوو۔ اور (۶) زوکوف۔ یہ ہے وہ خیال جس کا اخبار مذکور اظہار کرتا ہے۔ "اس کا پرائم منسٹری کا کام تو غالباً مولوٹوف ہی سنبھالیگا جو اس سے قبل ایک دفعہ یہ ذمہ داری ادا کر چکا ہے۔ اور اب اُسے سوویٹ روس میں ایک اقتدار اور ہردلعزیزی بھی حاصل ہے۔ مگر پارٹی کے چلانے کے کام کا قرعہ بقیہ پانچ میں سے کسی کے نام پڑیگا ...... سٹالین اور مولوٹوف کے بعد روس میں سب سے مقبول زوکوف ہے۔

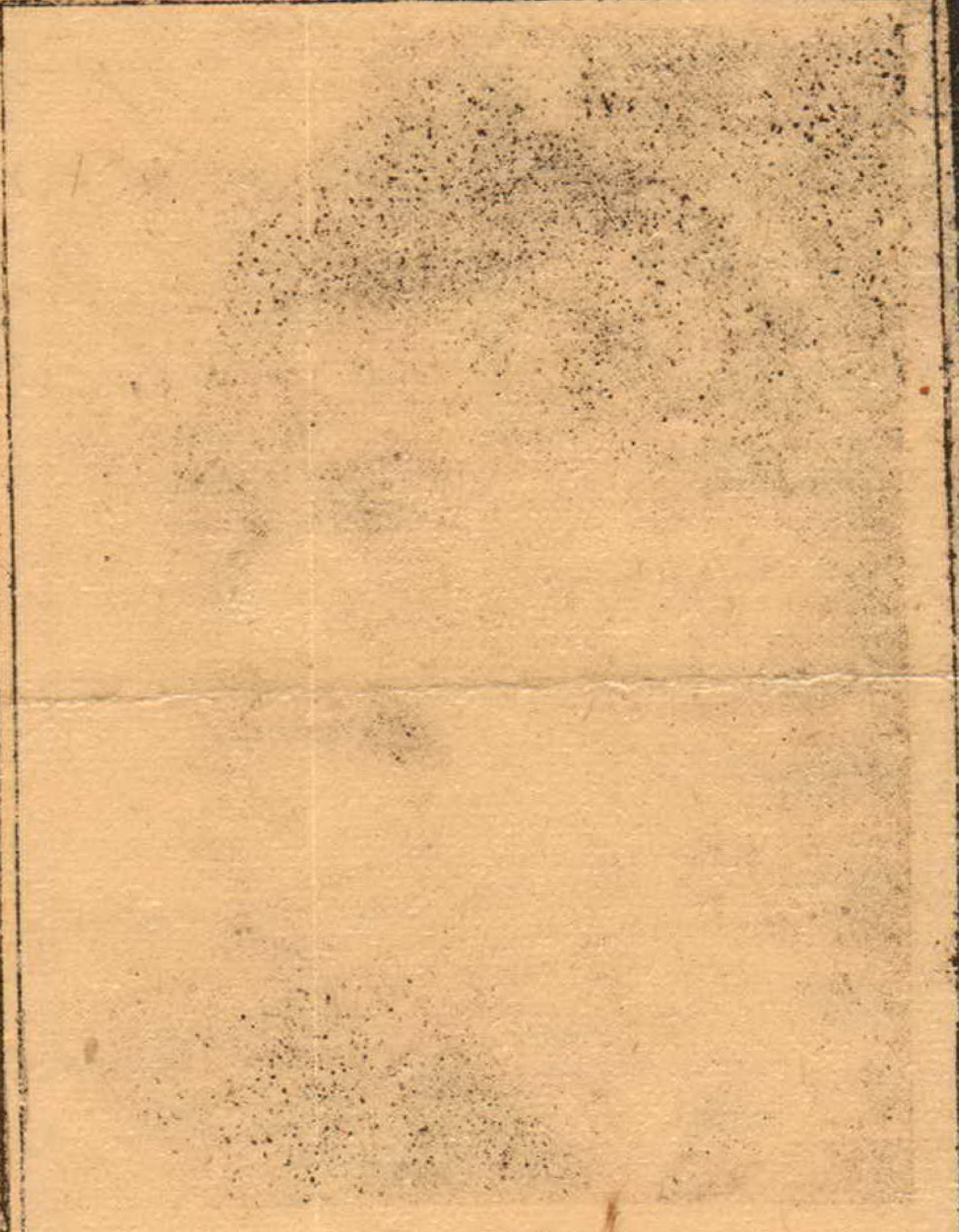

مارشل سٹالن

مگر روس کی سیاست میں فوج کا مؤثر دخل ہنوز مشتبہ ہے۔ یہ امر آئندہ دس سال کے لئے ایک نہایت مشکل سوالی ہے۔ مگر برطانیہ اور امریکہ کے لئے غالباً سٹالین کے جانشین کے ساتھ معاملہ فہمی مشکل تر ہو جائیگی جیسا کہ اتحادی جرمن کنٹرول کونسل کے اجلاسوں میں زوکوف اور منٹگمری کی تیز و ترش نوک جھونک سے ہم تجربہ کر چکے ہیں۔ غالباً ایک فوجی آدمی سے لمبی سیاسی گفتگوئیں آسان نہ ہونگی۔ ہمارے انگریز بھی موجود ہیں جو موسیو مولوٹوف کے متعلق بھی خائف ہیں کہ اُسے انگلستان سے کوئی خاص لگاؤ نہیں۔ یاد رہے کہ روس اور جرمنی کا معاہدہ لٹووینوف کی سبکدوشی اور مولوٹوف کی ذمہ داری سنبھالنے پر ہی ہوا تھا۔ بعض لوگوں کے دلوں میں زادانوو کی ۱۹۴۶ء کی تقاریر بھی جو اُس نے "قوم پرستی" کے موضوع پر کی تھیں روس کی آئندہ پالیسی کے متعلق خوف پیدا کرتی ہیں"۔

(۵)

مندرجہ بالا اقتباسات کا اسلوب تحریر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے شائع شدہ رویا کی تائید میں حیرت انگیز انکشاف کرتا ہے۔ خیال رہے کہ یہ کوئی عامیانہ رائے نہیں۔ بلکہ نیویارک ٹائمز جیسے کثیر الاشاعت اور موقر اخبار کا مضمون ہے۔ جسے اسٹیٹسمین سے نقل کیا ہے۔ پھر اس سے وہ اندیشے بھی مترشح ہیں۔ جو روس اور برطانیہ کے آئندہ تعلقات کے متعلق پیدا ہو رہے ہیں۔ اور جن کے متعلق حضرت امیر المومنین اطال اللہ بقاءہٗ و اطلع شموس طالعہ کے ایک دوسرے رویا میں خبر دی گئی ہے کیا یہ پیشگی خبریں بجز سچے الٰہی تعلق۔ اور نصرت و تائید ایزدی کے ممکن ہیں؟ یقیناً اُسی علیم و خبیر خدا کے ہی کام ہیں اور وہی اپنے پیارے اور محبوب بندوں کو ان کی خبر دیتا ہے سنجیدہ طالبان صداقت کیلئے اس میں بہت کچھ مقام غور و فکر ہے۔ خاکسار خلیل احمد ناصر

ذمہ دار مقامی احباب کی فوری توجہ کیلئے

آج کے الفضل کی اشاعت میں "فوجی احباب نوٹ کرلیں" کے عنوان کے ماتحت ان کو تلقین کی گئی ہے۔ کہ ان میں سے وہ جو قادیان اور تحصیل بٹالہ کے رہنے والے ہیں۔ مقررہ فارم پر ڈپٹی کمشنر ضلع گورداسپور کی خدمت میں اپنی درخواستیں فوراً بھیجدیں۔ صدر و امراء جماعتہا ئے احمدیہ اپنی اپنی جگہ پر اہتمام سے یہ کوشش کریں کہ جو فوجی احمدی احباب آپ کے ہاں ہیں۔ ان سے درخواستیں بھجوا کر نظارت امور عامہ کو اطلاع دیں۔ جن فوجی احباب کے موجودہ پتے موجود تھے ان میں سے ہر ایک کو علیحدہ چٹھیاں اور فارم بھجوائے گئے ہیں۔ لیکن ہو سکتا ہے۔ کہ پتے تبدیل ہو چکے ہوں یا نظارت کی فہرست میں بعض فوجی درج نہ ہوئے ہوں جو اس وقت ملازمت پر ہیں۔ یا فارغ ہو چکے ہیں۔ چونکہ وقت بہت تھوڑا ہے۔ اس لئے مقامی کارکنان نظارت کی یہ مدد کر سکتے ہیں۔ کہ وہ اپنی جماعت میں تحقیق کر کے اس کمی کو پورا کریں۔ اور فوجی احباب سے درخواستیں دلانے کا خاص اہتمام کریں۔ (ناظر امور عامہ)

شیخ عبدالرحمن صاحب مصری کے لئے ایک سو روپیہ انعام

مولوی محمد علی صاحب مخزومی ہیں یا منصور؟

مصری صاحب کا ایک مضمون ۱۹ ستمبر کے "پیغام صلح" میں شائع ہوا ہے۔ جس کا عنوان ہے "مولوی محمد علی صاحب کا مقام احادیث خیرالانام میں" اس مضمون کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ مصری صاحب کی رائے میں حجج الکرامہ میں صفحہ ۳۴۲ و صفحہ ۳۴۳ پر بیان شدہ روایتوں میں سے ایک روایت مولوی محمد علی صاحب پر اس طرح چسپاں ہوتی ہے۔ کہ ان کو برحق ثابت کرتی ہے۔ مصری صاحب نے اپنے مضمون مذکور میں اس روایت کو لفظاً نقل نہیں کی۔ بلکہ دو روایتوں کے خلاصہ کا نام دے کر اپنے الفاظ میں ایک مفہوم بیان کیا ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں۔ دوسری اور تیسری حدیث کا مضمون یہ ہے۔ کہ مہدی اپنی طبعی موت سے فوت ہوگا۔ لوگ فتنہ میں پڑ جائیں گے۔ اس کے بعد لوگ اس کے اہل بیت میں سے ایک آدمی کو اپنا والی بنائیں گے۔ اس میں خیر و شر دونوں ہوں گے۔ لیکن اس کا شر خیر سے زیادہ ہوگا۔ ...... اس کے خلاف ایک شخص خروج کریگا جس کا لقب منصور ہوگا اور وہ پہلے خلیفہ کی سیرت پر ہوگا۔"

حجج الکرامہ کے صفحہ ۳۴۲ و صفحہ ۳۴۳ کی ساری اصل روایتوں پر نظر ڈالنے کے بعد یہ بات واضح ہوتی ہے کہ مصری صاحب کا بیان کردہ خلاصہ بالکل اختراع ہے۔ اور اصل مذکورہ دو روایتوں میں سے یہ نتیجہ نہیں نکلتا۔ جو مصری صاحب نے نکالا ہے۔ چنانچہ مصری صاحب سے الفضل میں مطالبہ کیا گیا۔ کہ وہ ان دو روایات کو جن کا انہوں نے خلاصہ شائع کیا ہے۔ لفظ بلفظ حجج الکرامہ سے کرشائع کر دیں۔ تاکہ ہماری طرف سے کسی جواب کی ضرورت ہی نہ پڑے اور جھوٹے کا جھوٹ خود بخود ظاہر ہو جائے لیکن مصری صاحب نے پہلو تہی کی۔ اور "پیغام صلح" میں گول مول جواب دے دیا۔ جس سے صاف ظاہر تھا۔ کہ مصری صاحب نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف جھوٹی حدیث بنا کر منسوب کی ہے۔ لیکن باوجود توجہ دلانے کے مصری صاحب اپنے بیان کردہ جھوٹ پر اصرار کرتے ہیں۔ اور اپنی غلطی کو تسلیم نہیں کرتے۔ اس لئے ہم مصری صاحب سے کہتا ہوں۔ کہ جو کچھ انہوں نے دو روایتوں کو ملا کر خلاصہ نکالا ہے۔ اگر وہ اصل دو روایتوں میں سے نکال کر دکھا دیں جو حجج الکرامہ میں درج ہیں تو مبلغ ۱۰۰ روپے انعام لیں۔ لیکن اگر اب بھی میدان میں نہ آئیں تو سب دنیا جان لے گی۔ کہ مصری صاحب نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف ایک جھوٹی حدیث منسوب کر کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے بموجب اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لیا ہے:

(۲) حجج الکرامہ کی صفحہ ۳۴۲ و صفحہ ۳۴۳ کی روایتوں میں سے ایک روایت مندرجہ ذیل الفاظ میں آئی ہے "مہدی اپنی موت سے مریگے۔ لوگ ان کے بعد فتنے میں پڑ جائیگے۔ ان کے پاس ایک آدمی ابن مخزوم کا آئیگا۔ اس سے بیعت کرینگے۔ وہ ایک زمانہ تک ٹھہریگا۔ اتنے میں آسمان سے ایک ندا آئیگی۔ کہ فلاں آدمی کی بیعت کرو۔ اور پھر اس کے بعد ایڑیوں پر واپس نہ پھرو۔ لوگ ادھر ادھر دیکھیں گے۔ اور کسی کو نہ پائیں گے۔ پھر یہ ندا تین بار ہوگی پھر منصور سے بیعت کرینگے۔ یہ مخزومی پر چڑھائی کریگا۔ اللہ تعالےٰ منصور کو مخزومی پر فتح دے گا۔ اور مخزومی کو معہ اس کے ہمراہیوں کے قتل کردیگا۔"

اس روایت میں دو شخص بتائے گئے ہیں (۱) مخزومی (۲) منصور اور منصور وہ شخص ہے جس کے متعلق بتایا گیا ہے۔ کہ وہ حق پر ہوگا۔ اور خدا اس کی مدد کرے گا۔ اور مخزومی فتنہ انداز پر اسے فتح دے گا۔ اور اسے اور اس کے ہمراہیوں کو قتل کر دیگا۔ گویا مخزومی اور منصور دو علیحدہ علیحدہ شخصیتیں ہیں۔ ایک تو نصرت یافتہ ہے اور ایک ذلیل۔

مصری صاحب نے ایک مضمون ۱۱ جون ۱۹۳۵ء کے پیغام میں لکھا تھا۔ اور اس میں بھی انہوں نے یہی کوشش کی تھی۔ جو ۱۹ ستمبر کے مضمون میں کی ہے۔ لیکن پہلے مضمون میں مصری صاحب نے واضح الفاظ میں لکھا ہے۔ کہ مولوی محمد علی صاحب مخزومی ہیں۔ اور اس کا اقرار انہوں نے کیا ہے۔

اب روایت مذکورہ بالا کے پیش نظر یہ بات واضح ہے۔ کہ اگر مولوی محمد علی صاحب مصری صاحب کے قول کے مطابق مخزومی ہیں۔ تو یقیناً ہمارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ ہی منصور ہیں۔ اور واقعات نے بھی اس بات کی تصدیق کر دی ہے۔ کہ منصور کو خدا نے مخزومی پر فتح دی۔ اور مخزومی کے ہمراہی ایک ایک کرکے اس کو چھوڑ گئے

مصری صاحب کا وہ مضمون جو ۱۹ ستمبر کے پیغام میں شائع ہوا ہے۔ اس میں مصری صاحب کا سارا زور یہ ہے۔ کہ مولوی محمد علی صاحب منصور ہیں۔ جیسا کہ اوپر ان کا بیان کردہ خلاصہ بھی درج کیا جا چکا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ مصری صاحب روایت مذکورہ بالا کو سامنے رکھ کر بتائیں۔ کہ مولوی محمد علی صاحب مخزومی اور منصور دونوں کس طرح بن گئے۔ اگر مصری صاحب کے قول کے مطابق وہ مخزومی ہیں تو روایت مذکورہ بالا کے پیش نظر منصور نہیں بن سکتے۔ کیونکہ منصور اور مخزومی دو شخصیتیں بیان کی گئی ہیں۔ اور مولوی صاحب میں بیک وقت دونوں شخصیتیں کس طرح اکٹھی ہو سکتی ہیں۔ پس اگر مصری صاحب روایت مذکورہ کو سامنے رکھتے ہوئے کسی طرح اگر یہ ثابت کر دیں۔ کہ مولوی صاحب مخزومی اور منصور دونوں ہیں۔ تو مبلغ ۵۰ روپیہ انعام لیں۔ اور اگر ثابت نہ کر سکیں۔ تو دنیا جان لے گی۔ کہ مولوی صاحب کو مخزومی قرار دے کر پھر منصور قرار دینا دھوکہ دہی اور حقیقت سے دور ہے۔ اور اصل بات وہی ہے۔ جو مصری صاحب پہلے لکھ چکے ہیں۔ کہ مولوی محمد علی صاحب مخزومی ہیں اور مصری صاحب کا مولوی محمد علی صاحب کو مخزومی کے بعد جھوٹی حدیث بنا کر منصور ثابت کرنا صرف اس لئے ہے کہ کبھی نہ کسی طرح ان پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کشف چسپاں ہو جائے

خاکسار: نورالحق واقف زندگی

لنڈن میں احمدی مجاہدین کے اعزاز میں ٹی پارٹی کی دعوت

ہندوستانی اور انگریز احمدی احباب کیطرف سے پُرخلوص ایڈریس

مختلف ممالک کی تعلیمی و تمدنی تعلقات کے قیام کی کانفرنس لنڈن میں

جناب شمس صاحب کی شمولیت

لنڈن ۴ نومبر۔ مکرم جناب مولوی جلال الدین صاحب شمس امام مسجد احمدیہ لنڈن بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں۔ کہ

آج مکرم شیخ ناصر احمد صاحب بی اے۔ چوہدری عبداللطیف صاحب بی اے۔ اور چوہدری مشتاق احمد صاحب بی اے۔ ایل ایل بی کو شعبان میں ٹی پارٹی دعوت دی گئی۔ مکرم عبدالسلام صاحب انگریز نو مسلم مسٹر بلال انگریز نو مسلم مسٹر ٹل نے ان تینوں مجاہدین کی خدمت میں ایڈریس پیش کئے۔ جن کے انہوں نے باری باری جواب دیئے۔ لنڈن کی متمدن سوسائٹی کے چالیس افراد اس تقریب میں شامل ہوئے اور احمدیت کی امتیازی تعلیم کے متعلق بہت دیر تک سلسلہ گفتگو جاری رہا۔ سب حاضرین کی جانب سے قابل تعریف کی گئی

میں نے کل اس دعوت میں شمولیت کی جو ملک معظم کی حکومت کیطرف سے اتحادی ممالک کے ان نمائندگان کو سیوائے ہوٹل میں دی گئی تھی۔ جو کہ تعلیمی اور تمدنی تعلقات کے قیام کی کانفرنس میں شرکت کے لئے بلائے گئے ہیں۔ ان نمائندگان سے انفرادی طور پر ملاقات کی گئی۔ اور پارلیمنٹ کے بعض لیبر ممبروں سے بھی گفتگو کی۔ جنہوں نے مجھے ہندوستان کے مسئلہ پر اس مجلس میں گفتگو کی دعوت دی

جناب مولوی صاحب موصوف نے اپنے تار میں یہ بھی اطلاع دی ہے کہ چوہدری شاہنواز صاحب بذریعہ ہوائی جہاز ہندوستان روانہ ہو گئے ہیں۔ ان کے بخیریت پہنچے

Digitized By Khilafat Library Rabwah

محلہ خانیار سری نگر کشمیر میں حضرت مسیح علیہ السلام کی قبر

آج سے پچاس ساٹھ برس قبل شرق و غرب میں اسلامی اور مسیحی دنیا میں بسنے والے لوگ اس وسوسہ کا شدید طور پر شکار تھے۔ کہ حضرت عیسیٰ بن مریم سنت انبیاء کے خلاف زندہ بر افلاک ہیں۔ اور اپنے زعم فاسد میں اس عقیدہ کو بدیہات میں سے سمجھتے تھے۔ خدائے واحد و یکتا کی عزت اپنی توحید و عظمت محمدیؐ کے لئے جوش میں آئی۔ اور اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو حسب وعدہ امت محمدیہ میں سے مبعوث فرما کر نزول مسیح کی حقیقت آشکار کر دی۔ آپ نے نہ صرف حیات مسیح کے بے بنیاد عقیدہ کو قرآن کریم۔ احادیث صحیحہ اور زبردست عقلی و نقلی شواہد سے ثابت فرمایا۔ بلکہ مسیح علیہ السلام کی قبر تک کا سراغ بھی لگا لیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سفر ہند کے ثبوت میں "مسیح ہندوستان میں" تصنیف فرما کر خدمت اسلام اور کسر صلیب کا موعودہ کارنامہ سر انجام دیا۔ فصلی اللّٰہ علیہ وعلیٰ مطاعہ۔ لیکن اسلام کے ظاہری اور باطنی دشمن کب گوارا کرتے ہیں۔ کہ حمایت اسلام اور تائید دین متین کے سلسلہ میں کوئی تازہ شہادت قائم ہو۔ وہ اس کے خلاف کوشش کرتے رہتے ہیں۔ مگر خدا تعالیٰ بھی حجت قائم کرنے کے سامان پیدا کرتا رہتا ہے۔ پس سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قیام توحید کی مساعی جمیلہ اور کسر صلیب کی مبارک کوششیں بت شکنی کے قابل تعریف و تحسین اقدامات اللہ تعالیٰ کو کیوں منظور نہ ہوں۔ آپ نے چالیس کروڑ عیسائیوں کے خدا کی قبر کا پتہ دیا۔ اور ثابت فرمایا۔ کہ وہ سری نگر کے محلہ خانیار میں ہے۔ چنانچہ کشمیر کی مشہور تاریخ "واقعات کشمیر" مصنفہ خواجہ محمد اعظم صاحب دیدہ مری خواجہ محمد اعظم صاحب رحمۃ اللہ علیہ سید نصیر الدین صاحب کے تذکرہ کے سلسلہ میں تحریر فرماتے ہیں:۔

" در جوار ایشاں سنگ قبرے واقع شد در عوام مشہور است کہ آنجا پیغمبرے آسودہ است کہ در زمان سابق در کشمیر مبعوث شدہ بود۔ ایں مقام بمقام پیغمبر معروفست در کتابے از تواریخ دیدہ شد کہ بعد قصہ دور و دراز حکایتے مے نویسد کہ یکے از سلاطین زادہا براہ زہد و تقویٰ آمد ریاضت و عبادت بسیار کرد۔ برسالت مردم کشمیر مبعوث شدہ در کشمیر آمدہ بدعوت خلائق اشتغال نمود بعد رحلت در محلہ انزہ مرہ آسود در آں کتاب نام آں پیغمبر را یوز آصف نوشت۔ انزمرہ خانیار متصل واقع است اکثر اصحاب کمال خصوصاً مرشد راقم و خدمت ملا عنایت اللہ شال مے فرمودند کہ ازیں مکان وقت زیارت فیوض و برکات نبوت ظاہر میشود۔ والعلم عند اللہ۔ (تاریخ واقعات کشمیر اعظمی صہ ۸۲) تحقیق است کہ یوز آصف از احفاد موسیٰ پیغمبر بود ست (اسرار الخیار)

اس حوالہ سے جو سوا دو سو سال بیشتر کی تصنیف میں مندرج ہے۔ یہ باتیں عیاں ہیں۔

(۱) اس وقت عوام میں مشہور تھا کہ اس جگہ (محلہ خانیار) ایک پیغمبر دفن ہے۔

(۲) اس مکان کو مقام پیغمبر کے نام سے شہرت تھی

(۳) مدفون محلہ خانیار کے متعلق مشہور تھا۔ کہ یہ کسی سابقہ زمانہ میں مبعوث شدہ نبی تھا۔

(۴) اس قبر کا تذکرہ اس زمانہ کی دوسری تواریخ میں بھی تھا۔ کوئی معمولی قبر نہ تھی۔

(۵) ایک تاریخ میں صاحب قبر کو نبی کے علاوہ شہزادہ بھی کہا گیا ہے۔

(۶) صاحب قبر کا زہد و تقویٰ اور اسکی عبادت و ریاضت تاریخی طور پر مشہور تھی۔

(۷) صاحب قبر منصب رسالت و نبوت پر فائز ہو کر کسی اور علاقہ سے اہل کشمیر کی خاطر تشریف لائے تھے۔

(۸) اس نبی کو یوز آصف کے نام سے مشہور کیا گیا تھا۔

(۹) یوز آصف نبی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے نواسوں میں سے تھا۔

صاحب بصیرت کے لئے مذکورہ تاریخی شہادت اس بات کے سمجھنے کے لئے کافی و شافی ہے۔ کہ نام کام صفات عادات اخلاق منصب و مقام فیوض و برکات خاندان کی تعیین کے لحاظ سے صاحب قبر یسوع آصف عیسیٰ ابن اللہ اسرائیلی نبی کے علاوہ اور کوئی نہیں۔

خاکسار عبد الواحد یاڑی پورہ۔ کشمیر

جناب مولوی محمد علی صاحب سے مؤدبانہ التجاء

میدانِ مباہلہ میں نکلیں

جناب مولوی محمد علی صاحب امیر جماعت غیر مبایعین نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو تعریف نبوت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تبدیلیٔ عقیدہ پر مباہلہ کا چیلنج دیا تھا۔ جسے منظور کرتے ہوئے حضور نے تحریر فرمایا:۔

"ہمارا دعویٰ ہے کہ (۱) حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آخری عمر میں نبوت کی تعریف میں تبدیلی کی ہے۔ اور (۲) یہ کہ آپؑ جب بھی نبوت کا انکار کرتے تھے۔ اس پہلی تعریف کے مطابق کرتے تھے۔ دوسری تعریف کے مطابق آپؑ نے اپنے نبی ہونے کا دعویٰ کیا۔ اور وفات تک اس پر قائم رہے۔ یہ ہمارا دعویٰ ہے اور اس دعویٰ پر ہم مباہلہ کے لئے تیار ہیں۔ بشرطیکہ مولوی صاحب بھی ہمارے بعض بتائے امور پر مباہلہ کے لئے تیار ہوں......" (الفضل مورخہ ۲۲ اگست ۱۹۴۵ء)

مگر اب جناب مولوی صاحب باطل عذرات کی پناہ لیکر میدان سے بھاگ رہے ہیں۔ ہماری ان سے مؤدبانہ التجاء ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کے باہمی اختلافات کی اصلی بناء یہی مسئلہ ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے آپس کے جھگڑوں میں تصفیہ کا یہ زریں موقعہ پیدا کیا ہے۔ اب غیر اہم اور غیر متعلق امور میں اس معاملہ کو نہ الجھائیں۔ اور اپنے چیلنج پر قائم رہتے ہوئے میدانِ مباہلہ میں نکلیں۔ تا حق و باطل میں ہمیشہ کے لئے فیصلہ ہو جائے۔

(خاکسار علی محمد اجمیری)

فوجیوں کے لئے نہایت ضروری اطلاع

گورنمنٹ نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ وہ فوجی جو موجودہ جنگ میں شریک ہوئے ہیں۔ چاہے وہ اب بھی ملازمت میں ہوں یا ملازمت سے سبکدوش ہو چکے ہوں۔ وہ مقررہ فارم پر درخواست دیکر اپنا نام فہرست ووٹران پنجاب اسمبلی میں درج کرا سکتے ہیں۔ فارم کا نمونہ نیچے درج کیا گیا ہے۔ جو فوجی اس وقت بھی ملازمت میں ہیں۔ ان کو اپنی درخواستیں اپنے کمان افسر کی تصدیق کے ساتھ بذریعہ ڈاک ڈپٹی کمشنر ضلع کو بھجوا دینی چاہئیں۔ جن درخواست کنندگان کی درخواستیں ۲۰ ماہ حال سے قبل ضلع کے ڈپٹی کمشنر کو نہ پہنچیں گی۔ ان کے ناموں کے اندراج نہ ہو سکیں گے۔ تحصیل بٹالہ کے رہنے والے فوجیوں کو جن کے پتے نظارت امور عامہ کو معلوم ہو سکے تھے۔ مقررہ فارم بھجوائے جا چکے ہیں۔ جن دوستوں کے پتوں کا بعد میں علم ہو رہا ہے۔ ان کو بھی فارم بھجوا دیئے جائینگے۔ ایسے تمام دوستوں کا فرض ہے۔ کہ وہ انہیں احتیاط سے پُر کر کے اپنے کمان افسر صاحب کی تصدیق کے ساتھ ڈپٹی کمشنر صاحب گورداسپور کو بصیغہ رجسٹری بھجوا دیں۔ اور اسکی اطلاع مجھے بھی کر دیں۔ کہ فلاں تاریخ کو فارم بھجوا دیا گیا ہے۔ ممکن ہے بعض دوستوں کو فارم نہ پہنچ سکیں۔ اس لئے ان کو چاہیئے۔ کہ نیچے دیئے ہوئے فارم کے مطابق درخواست لکھ کر بعد تصدیق کمان افسر صاحب ڈپٹی کمشنر صاحب کو بھجوا کر مجھے اطلاع کر دیں۔ فارم درخواست حسب ذیل ہے:۔

فارم نمبر ۱ (قاعدہ نمبر ۵)

فہرست رائے دہندگان پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی

(نام حلقہ انتخاب)

منکہ ——— پسر ——— ذات ———

پیشہ ——— عمر ——— ساکن ———

جنگی ملازمت سے واپس آ چکا ہوں / تا حال جنگی ملازمت میں ہوں۔ درخواست کرتا ہوں۔ کہ میرا نام فہرست رائے دہندگان متعلقہ موضع ——— ذیل ——— (قصبہ وغیرہ وارڈ وغیرہ)

تھانہ ——— تحصیل ——— ضلع ——— میں درج کیا جائے۔

مجھے حسب ذیل صفات رائے دہندگی حاصل ہیں:

(الف) نوعیت اور عرصہ فوجی ملازمت جو میں نے سر انجام دی ہے ——— (ب) میرے وہ تربیتی کی صفات حسب ذیل ہیں۔

اس درخواست کی تائید میں حسب ذیل دستاویزات اور ثبوت پیش کرتا ہوں ———

میں اپنے علم و اطلاع کے مطابق اس درخواست کو صحیح تصدیق کرتا ہوں۔

دستخط کئے گئے بمقام ——— بتاریخ ——— ۱۹۴۵ء۔ دستخط یا نشان انگوٹھا درخواست کنندہ

Digitized By Khilafat Library Rabwah

Digitized By Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت واقعات کی روشنی میں

آج سے کوئی پچاس سال پیشتر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے احکام خداوندی کے ماتحت اعلان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں مجھے کشتی اسلام کا ناخدا اور ریاض دین کی آبپاشی کے لئے باغبان مقرر فرمایا ہے۔ اسلام کی ترقی اور شان و شوکت اب میرے وجود کے ساتھ وابستہ ہے۔ اور اس کام کے لئے اللہ تعالیٰ نے مجھے فہم قرآن پر ایسی قدرت بخشی ہے جس کے مقابلے میں کوئی عالم فاضل باوجود اپنے علوم دنیوی کی بلند پروازیوں کے ہرگز ٹھہر نہیں سکتا۔ چنانچہ حضور نے اپنی صداقت کے ثبوت میں کمال تحدی کے ساتھ فرمایا۔ کہ خدا تعالیٰ نے مجھ کو اپنے خاص مکالمہ مخاطبہ سے مشرف فرمایا ہے۔ اور مجھ کو وہ علوم اور معارف عطا فرمائے ہیں کہ دنیا کا کوئی انسان انہیں میرا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ یہ دعویٰ کوئی معمولی دعویٰ نہ تھا۔ حق پسندوں کو چاہیئے تھا۔ کہ اس پر ٹھنڈے دل سے غور کرتے۔ اور واقعات کی روشنی میں اس دعویٰ کو قبول کر کے سپہ سالار اسلام کے ساتھ اس مقدس جہاد میں شامل ہو جاتے جو اسلام کے غلبہ اور حضرت رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور روحانی بادشاہت کو دنیا میں قائم کرنے کے لئے جری اللہ فی حلل الانبیاء نے شروع فرمایا لیکن برعکس اس کے ظاہر پرست علماء اللہ تعالیٰ کی سنت قدیمہ کے مطابق انا خیر منہ کے نعرے لگاتے ہوئے آپ کے مقابلہ میں کھڑے ہو گئے۔ اور حضرت اقدس کو محض اسلئے کہ حضور کسی دنیاوی ادارہ کے تعلیم یافتہ نہ تھے۔ جاہل اور بے علم کہہ کر اپنی علمی برتری اور فوقیت ثابت کرنا چاہی شرارت عداوت میں انہوں نے اتنا بھی خیال نہ کیا کہ آخر ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کونسی یونیورسٹی کے سند یافتہ تھے۔ اگر وہ اس بات پر غور کرتے کہ ان دنیاوی علوم کو ان پاک علوم سے کیا نسبت۔ جن کا منبع خود ذات علیم و خبیر ہے۔ تو ہرگز ابا اور تکبر سے کام نہ لیتے۔ بلکہ سنت ابرار پر عمل پیرا ہو کر اس پاک انسان کی آواز پر لبیک کہتے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آیات قرآنیہ کے ایسے معارف بیان فرمائے اور تعلیم قرآن کو ایسے معقول رنگ میں پیش فرمایا کہ مخالفین کے مبلغ علم کی حقیقت ظاہر ہو گئی۔ اور آپکے انوار روحانیہ کی ضوفشاں تجلیوں کی چمکار سے معاندین احمدیت اور اسلام متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔ انہیں اقرار کرنا پڑا کہ آپکی زبان سحر اور قلم جادو تھی۔ آپ کی دو مٹھیاں بجلی کی دو بیٹریاں تھیں۔ آپ کی انگلیوں کے ساتھ انقلاب کے تار الجھے ہوئے تھے۔ وہ یہ تو مانتے ہیں کہ آپ کا کلام مردہ روحوں کے لئے پیام مسیحائی تھا۔ لیکن یہ ماننے کے لئے تیار نہیں۔ کہ آپ فی الحقیقت مسیح بھی تھے اسی قسم کی ایک تازہ مثال قارئین "الفضل" کے سامنے پیش کی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے سعید روحوں کے لئے ہدایت اور رشد کا موجب بنائے۔ آمین

کچھ دن ہوئے شملہ میں ایک روسی مستری آئے ہوئے تھے۔ ایک دن انہوں نے ہمارے ایک دوست چوہدری مبارک احمد خان صاحب کو ایک ٹریکٹ بغرض تبلیغ دیا۔ چوہدری صاحب موصوف نے جواب میں احمدیت کے نقطۂ نظر سے تبلیغ اسلام شروع کر دی۔ یہ سلسلہ باہمی تبلیغ کا کچھ دنوں تک جاری رہا۔ ایک دن چوہدری صاحب نے انہیں Ahmadiyyat or the true Islam پڑھنے کے لئے دی۔ چند صفحات پڑھنے کے بعد انہوں نے کہا۔ کہ میں یہ تو مانتا ہوں۔ کہ حضرت مرزا صاحب واقعی دنیائے اسلام میں پہلے شخص ہیں۔ جنہوں نے قرآن کریم کو عملی رنگ میں پیش کیا۔ اس پر ہمارے دوست نے ان سے کہا کہ آپ لوگ زبان سے ایسا کہہ دیتے ہیں۔ اگر واقعی آپ ایسا سمجھتے ہیں۔ تو کیا آپ ہمیں لکھ کر دینے کے لئے تیار ہیں۔ اس پر اس روسی مستری نے مندرجہ ذیل تحریر لکھ کر دی:-

Hazrat Mirza Ghulam Ahmad is the first of Mohammadans that made El-Kouran practical in life and therefore he may call himself as the Prophet and Messiah for the Islam peoples, because El-Kouran generally is read by people but its essence to practical life is entirely ignored by misunderstanding it and by ignorance of preechers of Mohammadan faith.

(Jan Constantive from Russia.)

یعنی حضرت مرزا غلام احمدؑ پہلے مسلمان ہیں جنہوں نے قرآن کو زندگی میں عملی رنگ میں پیش کیا۔ اس وجہ سے وہ مسلمانوں کے لئے نبی اور مسیح کہلانے کے مستحق ہیں۔ کیونکہ قرآن عام طور پر پڑھا جاتا ہے۔ لیکن لوگوں کی غلط فہمی اور علمائے اسلام کی ناواقفیت کی وجہ سے اس کی حقیقت کو عملی زندگی میں بالکل نظر انداز کر دیا جاتا ہے

یہ شہادت ایسے شخص کی ہے۔ جو غیر جانبدار ہی نہیں۔ بلکہ اسلام اور خصوصاً احمدیت کے شدید دشمنوں میں سے ہے اور حقیقت شناس احباب کے لئے حق و صداقت قبول کرنے کے لئے کافی ہے

صاف دل کو کثرت اعجاز کی حاجت نہیں
اک نشاں کافی ہے گر دل میں ہو خوف کردگار

خاکسار عبد المجید
قائد مجلس خدام الاحمدیہ شملہ

قائدین مجالس توجہ کریں

اس سے پہلے بھی اعلان کیا جا چکا ہے۔ اور اب پھر اعلان کیا جاتا ہے کہ مجالس اپنی ایسی رپورٹیں جو وہ "الفضل" میں شائع کرانا چاہتی ہوں۔ براہ راست "الفضل" کو نہ بھیجا کریں۔ بلکہ دفتر مرکزیہ میں بھجوایا کریں۔ مرکز ان پر خود غور کر کے اگر انہیں اس قابل سمجھے گا۔ تو شائع کر دے گا۔

آئندہ کے لئے اس امر کو نوٹ کر لیا جائے کہ کوئی اس قسم کی رپورٹ براہ راست الفضل کو نہ بھیجی جائے۔ عباس احمد معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ

بھمبر علاقہ جموں میں جلسہ

بھمبر علاقہ جموں میں ۱۸-۱۹-۲۰ نومبر ۱۹۴۵ء کو انجمن احمدیہ کا جلسہ ہے۔ مبلغین مرکز سے بھیجے جائیں گے۔ قرب و جوار کے احباب شرکت جلسہ کر کے اسکی رونق کا باعث ہوں۔ اور ثواب حاصل کریں۔ موسم کے لحاظ اپنا بستر ہمراہ لے جائیں۔ کھانے کا انتظام انجمن بھمبر کی طرف سے ہوگا

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

خط و کتابت کرتے وقت خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیا کیجئے (منیجر)

ڈیویڈنڈ ۱۹۴۴ء

کی تقسیم شروع ہے۔ مقامی حصہ دار صبح دس بجے سے بارہ بجے تک تشریف لا کر اپنا منافع وصول فرمالیں۔ اپنا شیئر سرٹیفکیٹ ہمراہ لاویں۔ بیرونی احباب کو اگر اس وقت تک منی آرڈر نہ ملا ہو۔ تو اپنے حصص کے حوالہ سے مطالبہ فرمائیں۔

مینیجنگ ڈائرکٹر
سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ قادیان

ورم تلی۔ جگر۔ معدہ کی بیماریوں نیز قبض اور ملیریا و موسمی بخاروں کے لئے بہترین دوائی

ہاگورا

جنرل ایجنٹ:- الفضل برادرز قادیان پنجاب
قادیان کے بردوا فروش سے طلب فرمائیے

چھوٹی شیشی ۱۲ خوراک ۔۔ بڑی شیشی ۱۲ اونس ۲۴ خوراک مکمل کورس ڈیڑھ روپیہ ڈاک خرچ بارہ آنہ معقول کمیشن

ایس۔ ایم۔ عبد اللہ احمدی ہاگورا کمپنی۔ وزیر آباد پنجاب

سیرۃ حضرت اُمّ المومنین

حصّہ دوم

حضرت ام المومنین کی سیرۃ کا دوسرا حصہ مکمل شائع ہو گیا ہے۔ حضرت ام المومنین کا وجود بابرکت اور خدا تعالیٰ کی محبت کا زندہ ثبوت ہے۔ یہ وہ خاتون مبارک ہے۔ جس کو خدا تعالیٰ نے اپنی نعمت اور اپنی خدیجہ فرمایا۔ کتاب کے مصنف شیخ محمود احمدؐ عرفانی مرحوم و مغفور کا یہ ایک شاندار کارنامہ اور اس کی نجات کا باعث ہے۔ خواتین احمدیہ کیلئے یہ اسوۂ حسنہ ہے۔ کوئی

احمدی خاندان خواندہ ہو یا ناخواندہ اس کتاب سے خالی نہیں رہنا چاہیئے

مرکزی انجمن لجنہ اماء اللہ

نے اس کتاب کی کثرت اشاعت کے لئے حوصلہ افزائی فرمائی ہے۔
مکمل کتاب ہر دو حصص کی قیمت چھ روپے علاوہ محصولڈاک ہے
اور صرف دوسرے حصہ کی قیمت تین روپیہ علاوہ محصولڈاک ہے

اس کتاب کی اشاعت

ایک خاص اجر کا باعث ہوگی۔ اس لئے کہ وہ یتامیٰ کی متاع ہے

مرحوم محمود احمدؐ عرفانی کی تالیفات کا سلسلہ

جاری رکھنے کے لئے میں خاص انتظام کر رہا ہوں۔ اس کے بعد

کتاب التعارف حصّہ اوّل

جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کے تذکرے ہونگے شائع ہوگی انشاءاللہ العزیز جو احباب اس سلسلہ کے مستقل خریدار ہونا چاہتے ہوں۔ وہ اپنی درخواستیں سردست یہاں میرے پاس بھیجدیں **سیرۃ** کے وہ معاونین جنہوں نے حصہ اول کی متعدد جلدوں کی خرید کا وعدہ **مرحوم** سے کیا تھا۔ اور ان کے اسمائے گرامی کی اشاعت بذریعہ حصہ اول شائع ہو چکی وہ اپنے وعدوں کو پورا کریں۔

سیرۃ اُمّ المومنین مکمل یا حصّہ دوم

کی خریداری کی درخواستیں براہ راست میرے پتہ پر کریں یا بنجانہ شیخ محمود احمدؐ عرفانی مرحوم قادیان کے پتہ سے کریں۔ بہتر یہ ہوگا کہ قیمت بھیجدیں۔ تاکہ وی پی کے اخراجات کا بار نہ ہو۔

خاکسار

یعقوب علی عرفانی کبیر

الہ دین بلڈنگز سکندر آباد دکن

قادیان اور اس کے گردو نواح میں زمین خریدنے والوں کیلئے

ایک ضروری اعلان

بعض اصحاب قادیان میں ہمارے دخیلکاروں کے ساتھ ان کی زیر قبضہ زمین کے متعلق بیع و رہن وغیرہ کی گفتگو شروع کر دیتے ہیں۔ ایسے جملہ اصحاب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ پہلے بھی متعدد مرتبہ اعلان کیا جا چکا ہے کہ دخیلکاران اپنی زیر قبضہ زمین کے مالک نہیں ہیں۔ بلکہ محض مزارعان موروثی ہیں۔ جنہیں اپنی زمین رہن رکھنے یا بیع کرنے یا زراعت کے سوا کسی اور استعمال میں لانے کا حق حاصل نہیں ہے۔ پس آئندہ کوئی صاحب ہمارے دخیلکاروں کے ساتھ بیع و رہن وغیرہ کی گفتگو کر کے اپنا نقصان نہ کریں۔ باقی رہا یہ امر کہ مالکان اراضی کی اجازت کے ساتھ اراضی دخیلکاری حاصل کی جائے۔ سو گو قانوناً ایسا ہونا ممکن ہے۔ لیکن چونکہ اس سے مالکان کے حقوق پر وسیع اثر پڑتا ہے۔ اور کئی قسم کی مشکلات اور ناگوار حالات کے پیدا ہونے کا احتمال ہوتا ہے۔ اس لئے یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ اس قسم کی اجازت نہیں دیجائے گی۔ لہٰذا احباب کو چاہیئے کہ ایسی اجازت کے حاصل کرنے کے درپے بھی نہ ہوں۔

علاوہ ازیں قادیان کے گردونواح میں بعض گاؤں ایسے ہیں۔ جہاں کے باشندگان اپنی اراضیات کے کامل مالک نہیں ہیں بلکہ صرف مالک ادنیٰ ہیں اور ملکیت اعلیٰ کے حقوق ہمارے خاندان کو حاصل ہیں۔ یہ دیہات ننگل باغبانان اور بھینی بانگر اور کھارا ہیں۔ احباب کو چاہیئے کہ ان دیہات میں کوئی سودا مالکان اعلیٰ کی پیشگی اور تحریری اجازت حاصل کرنے کے بغیر نہ کریں۔ یہ پابندی ان دیہات کے قدیم اور اصل باشندگان کے سوا باقی سب اصحاب پر عائد ہوگی۔ خواہ وہ اس سے قبل ان دیہات میں کوئی اراضی حاصل کر چکے ہوں یا آئندہ کرنا چاہیں۔

خلاصہ یہ کہ قادیان کی اراضی دخیلکاری کی فروخت و رہن وغیرہ بہرصورت منع ہے اور کسی صورت میں بھی اس کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ اور جو شخص ایسا سودا کرے گا وہ اپنے نقصان کا خود ذمہ دار ہوگا۔ اور ننگل اور بھینی اور کھارا کی اراضیات ملکیت ادنیٰ کے لئے مالکان اعلیٰ کی پیشگی اور تحریری اجازت ضروری ہے۔ جس کے بغیر ہر سودا ناجائز سمجھا جائے گا۔ اور قابل منسوخی ہوگا۔ امید ہے کہ اس واضح اور مکرر اعلان کے بعد کوئی صاحب اس اعلان کے خلاف قدم اٹھا کر اپنے نقصان اور ہماری پریشانی کا باعث نہیں بنیں گے۔ فقط والسلام

خاکسار

مرزا بشیر احمد ایم۔ اے۔ قادیان

مورخہ ۲۶ اکتوبر ۱۹۴۵ء

خود نوشت سوانح حیات

قبلہ والدم بزرگوار مولوی محمد دلپذیر صاحب مرحوم بھیروی جس کے ساتھ آپ کا فوٹو بھی شامل ہے۔ قیمت ۸/ علاوہ محصول ڈاک۔ دیگر کتب بھی احباب منگوا سکتے ہیں۔

مینجر شفاخانہ دلپذیر قادیان ضلع گورداسپور

شفاکن

ملیریا کی کامیاب دوا ہے

کونین کے اثرات بد کا شکار ہوئے بغیر اگر آپ اپنا یا اپنے عزیزوں کا بخار اتارنا چاہیں تو "شفاکن" استعمال کریں۔ قیمت ملکعہ قرص عہ پچاس قرص عہ/ ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان

فوری ضرورت

ایک مستعد آدمی جو کم از کم میٹرک پاس ہوں اور انگریزی میں خط ڈرافٹ کر سکتے ہوں۔ ٹائپ کرنا بھی اگر جانتے ہوں تو بہتر ہے۔ کی ایک کمپنی میں دفتر کا کام کرنے کے لئے فوری ضرورت ہے۔ میٹرک سے زیادہ تعلیم والے کو ترجیح دی جائیگی۔ انگریزی میں بھی خط اچھی طرح ڈرافٹ کر سکتے ہوں۔ درخواستیں مع حلیہ میرے نام آنی چاہئیں۔ تنخواہ حسب لیاقت معقول دی جائیگی۔ خاکسار ڈاکٹر مرزا مسعود احمد

پاگل پن کی دوا

وہ لوگ جو پاگل ہو گئے ہوں۔ اور دماغ بالکل خراب ہو گیا ہو۔ یہاں تک کہ زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہوں ہر چیز پھینکتے ہوں۔ ان کا علاوہ کیا ہوتا ہے کہ وہ پاگل خانے میں بند کر دیئے جاتے ہیں۔ اور سدھا علاج کرنے سے بھی برسوں اچھے نہیں ہوتے۔ ان کے والدین پاگل ہونے سے رنجیدہ خاطر رہتے ہیں۔ میں بہت زور کے ساتھ آپ کو مطلع کرتا ہوں کہ آپ فوراً یہ دوا منگا کر استعمال کرا دیں۔ صحت ہو جائیگی انشاءاللہ۔ قیمت دو روپیہ علاوہ محصول
نوٹ:۔ میں خدا کو حاضر و ناظر جان کر کہتا ہوں کہ یہ دوا اکسیر فائدہ کرتی ہے۔ پتہ

مولوی حکیم ثابت علی (دبیر بان) محمود نگر لکھنؤ

Digitized By Khilafat Library Rabwah

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

بوئنس آئرس ۴ر نومبر۔ برطانوی کمرشل منسٹر مسٹر آرتھر کیک کل رات اپنے مکان میں مردہ حالت میں پائے گئے۔ آپ کو گولی کے نشان لگے ہوئے ہیں۔

لندن ۴ر نومبر۔ برطانوی گورنمنٹ کی پالیسی سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ اسے ابھی تک مستقل قیام امن کا یقین نہیں آتا۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ان دنوں حکومت کے زیر غور یہ مسئلہ ہے۔ کہ سول ڈیفنس اور اے۔ آر۔ پی کے محکموں کو اسی طرح قائم رکھا جائے۔ یا ان میں بھاری تخفیف کر دی جائے۔ لوکل باڈیز کو ہدایت دی گئی ہے۔ کہ وہ اے۔ آر۔ پی کے انتظامات مکمل رکھیں۔ اور سٹاف میں سے سارے آدمی نہ نکالیں۔ اور یقین ہے۔ کہ کیبنٹ سول ڈیفنس کے محکمہ کو مستقل طور پر رکھنے کے حق میں فیصلہ دیگی۔ اور ایسا انتظام رکھا جائیگا۔ کہ حسب ضرورت محکمہ کو توسیع دی جا سکے۔ کیونکہ آئندہ اگر کوئی حملہ ہوا۔ تو اس کا اعلان ہوتے ہی چند گھنٹے بعد وسیع پیمانہ پر بمباری شروع ہو سکتی ہے۔ ماہرین کی ایک کمیٹی یہ مشورہ دینے کے لئے مقرر کی گئی ہے۔ کہ اٹامک بم سے بچاؤ کے سلسلے میں کیا طریق اختیار کئے جائیں۔

لاہور ۴ر نومبر۔ ہندوستان میں نفیس کپڑے کی سپلائی کو زمانہ قبل از جنگ کی رفتار پر لانے کے متعلق محکمہ سول سپلائی کے ایک ترجمان نے کہا۔ کہ ہندوستان میں ساڑھے چھ فی صدی سے دس فی صدی تک نفیس کپڑا تیار ہوتا تھا۔ لیکن جنگ کے زمانہ میں امریکن اور مصری کپاس کی درآمد گھٹ جانے کے باعث اس مال میں کمی ہو گئی۔ لیکن اب امریکہ یا انگلینڈ سے مشینری حاصل کی جا رہی ہے۔ اور امریکن و مصری کپاس بھی آنی شروع ہو گئی ہے۔

چنکنگ ۴ر نومبر۔ چینی فوجوں کی تنظیم پر نظر ثانی کرنے کے سلسلہ میں فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ ایک چینی ہوائی فوج بنائی جائے۔ جو برّی فوجوں سے بالکل علیحدہ ہو۔ دو ہزار ہوا بازوں پر مشتمل ایک فوجی مشن کے سپرد یہ کام کیا جا رہا ہے۔ ساری فوج امریکی لائنوں پر ہو گی۔ اور سامان بھی امریکہ سے منگوایا جائے گا۔ پہلے سکیم پانچ برس کی تھی۔ لیکن اب جنرل السیمو چیانگ کائی شیک واپس چین آنے کے بعد اعلان کریں گے۔ چینی فوج ان دنوں عجب گڑبڑ کی حالت میں ہے۔ کسی ڈویژن میں ۱۱ سو جوان ہیں۔ اور کسی میں تین سو۔

لاہور ۴ر نومبر۔ آل انڈیا وومنز کانفرنس کی صوبائی شاخ کا دوسرا اجلاس مسز سروجنی نیڈو کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں حکومت ہند کی اس کارروائی کی مذمت کی گئی۔ جو ہندوستانی فوجوں کو جاوا کی آزادی سلب کرنے کے لئے بھیجنے سے تعلق رکھتی ہے۔ ریزولیوشن میں اس امر پر زور دیا گیا۔ کہ اس موقعہ پر انڈونیشیا کی قومی تحریک کو کچلنے کے لئے ولندیزی امپیریلزم کی حمایت کرنا متحدہ اقوام کے اعلان کردہ آزادی و جمہوریت کے اصولوں کے منافی ہے۔ اور عارضی جمہوری حکومت کے لیڈر کو جاپانی ایجنٹ کا لقب دینا بھاری بہتان تراشی ہے۔ اس لئے ہمارا مطالبہ ہے۔ کہ ہندوستانی آدمی اور سامان جنگ انڈونیشیا کے خلاف ہرگز استعمال نہ کیا جائے۔

لکھنؤ ۴ر نومبر۔ یو۔ پی کانگرس پارلیمنٹری بورڈ نے انتخابات کے سلسلہ میں ۵ لاکھ روپیہ کی اپیل کی تھی۔ اس کے متعلق معلوم ہوا ہے۔ کہ اس وقت ۳ لاکھ سے زیادہ روپیہ جمع ہو چکا ہے۔

لنڈن ۵ر نومبر۔ برطانیہ میں انڈیا مسلم لیگ پارٹی کے ممبروں کا پہلا جلسہ اڈنبرا میں منعقد ہوا۔ جس میں دو ریزولیوشن پاس کئے گئے۔ پہلے میں پاکستان کی حمایت کی گئی۔ اور دوسرے میں فلسطین کے عربوں سے اظہار ہمدردی کیا گیا۔

بٹاویہ ۵ر نومبر۔ پانچویں ہندوستانی ڈویژن کے جاوا میں اترنے کی وجہ سے صورت حالات سدھر رہی ہے۔ اب بٹاویہ میں عام طور پر امن ہے۔ لیکن کل رات دہشت انگیزوں نے چند مقام پر گولی چلائی۔ پولیس نے جلد حالات پر قابو پا لیا۔

سیگاؤں ۵ر نومبر۔ ہند چینی کے کمانڈر جنرل گریسی نے چینی حکومت کی ایک شکایت کا جواب دیتے ہوئے بیان کیا۔ کہ انامیوں کے بعض مکانوں کو نذر آتش کرنا ضروری تھا۔ کیونکہ ان میں انہوں نے گولہ بارود چھپا رکھا تھا۔ لیکن آگ نے تجاوز کر کے بعض چینی لوگوں کے مکانوں کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ جس کا از حد افسوس ہے۔

سنگاپور ۵ر نومبر۔ ملایا کے سپلائی ڈیپارٹمنٹ کے ایک بیان میں بتایا گیا کہ ۵ ار نومبر تک سنگاپور میں کافی مقدار میں خوراک پہنچ جائیگی۔ جس کی وجہ سے امید ہے۔ کہ ملک قحط کے بد اثرات سے محفوظ رہ سکے گا۔

چنکنگ ۵ر نومبر۔ کوریا کی عارضی حکومت اپنا ہیڈ کوارٹر کوریا کے دارالحکومت میں تبدیل کر رہی ہے۔ اس وقت یہ ہیڈ کوارٹر چنکنگ میں ہے۔

یروشلم ۵ر نومبر۔ برطانوی افسر اس امر کی سر توڑ کوشش کر رہے ہیں۔ کہ دہشت انگیز فسادات نہ کر سکیں۔ کرفیو آرڈر کو اور وسیع علاقہ میں جاری کر دیا گیا ہے۔ عربوں کی طرف سے یہود کو فلسطین میں لبانے کے لئے برطانیہ سے دو شرائط کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ (۱) یہ کہ یہودیوں کے فلسطین میں آباد ہو جانے سے عربوں کے اقتصادی اور تمدنی حالات پر اس کا کوئی اثر نہ پڑے۔ (۲) تمام یورپین ممالک میں یہودیوں کو آباد کیا جائے۔

رنگون ۳ر نومبر۔ یو شا جو پرل ہندرگاہ پر حملہ کے وقت برما کے وزیر اعظم تھے۔ ابھی تک نظر بند ہیں۔ اور وہ برما واپس نہیں گئے۔ انہیں ۱۹۴۲ء میں لنڈن سے برما واپس جاتے ہوئے جاپانیوں سے ساز باز کرنے کے الزام میں گرفتار کر لیا گیا تھا۔ ان کے خلاف برما میں مقدمہ چلے گا۔

دہلی ۳ر نومبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ہندوستانی فوج کے جن ۸ لاکھ سپاہیوں کو پروگرام کے ماتحت سبکدوش کیا جا رہا ہے۔ وہ بہت جلد سول ملازمتوں کی تلاش کے لئے چکر لگائیں گے۔ سبکدوش ہونے والے سپاہیوں کو مختلف صنعتوں میں ٹریننگ دی جا رہی ہے۔

بمبئی ۳ر نومبر۔ ایسوسی ایٹڈ پریس انڈیا سے معلوم ہوا ہے۔ کہ ہندوستان اور انگلستان کے درمیان ریڈیو ٹیلیفون کا سلسلہ جو جنگ کے آغاز کے وقت منقطع ہو گیا تھا دوبارہ جاری ہونے والا ہے۔

جلسہ ہائے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

تمام جماعتہائے احمدیہ اندرون ہند کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ امسال ۱۱ر نبوت مطابق ۱۱ر نومبر بروز اتوار یوم سیرت النبی منایا جائے۔ تمام جماعتیں اس روز پبلک جلسے منعقد کریں۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سیرت مطہرہ پر تقاریر کرائی جائیں۔ جن میں جماعت احمدیہ کے نقطۂ نظر سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان واضح کی جائے۔

(ناظر دعوت و تبلیغ)

واشنگٹن ۳ر نومبر۔ امریکن گورنمنٹ کے ایک ترجمان نے اعلان کیا ہے۔ کہ مشرق بعید کے متعلق روس اور امریکہ کے درمیان معاہدہ کے امکانات زیادہ روشن ہو رہے ہیں۔ روس جاپان میں ویسے ہی کنٹرول کمیشن کو منظور کرے گا۔ جس قسم کا کہ بلقان کے ممالک میں قائم ہے۔ روس نے یہ تجویز بھی پیش کی تھی۔ کہ مشرق بعید کی مشاورتی کونسل کے اجلاس سے پہلے جاپان کے لئے اس قسم کا کنٹرول کمیشن قائم کر دیا جائے۔

دہلی ۵ر نومبر۔ آج صبح سوا دس بجے لال قلعہ دہلی میں انڈین نیشنل آرمی کے تین ملزموں کیپٹن شاہ نواز۔ کیپٹن پی۔ کے سہگل۔ لیفٹیننٹ گوربخش سنگھ کے خلاف مقدمہ کی سماعت شروع ہوئی۔ جج ایڈووکیٹ نے ملزموں کے خلاف الزامات پڑھ کر سنائے۔ اور بتایا۔ کہ ان کے خلاف ملک معظم کی حکومت سے غداری اور قتل کے الزامات ہیں۔ ملزموں نے ان الزامات کی تردید کی۔ سر تیج بہادر سپرو کی علالت طبع کے باعث بھولا بھائی ڈیسائی ملزموں کی طرف سے صفائی پیش کر رہے ہیں۔ آپ نے عدالت سے درخواست کی کہ مقدمہ کی کارروائی کو تین ہفتہ تک ملتوی کر دیا جائے۔ کیونکہ ملزموں پر کچھ نئے الزامات عائد کئے گئے ہیں۔ جج ایڈووکیٹ نے کہا۔ کہ ہمیں ملتوی کرنے میں کوئی اعتراض نہیں۔ لیکن استغاثہ کے وکیل کے بیان کے بعد اس پر غور کیا جا سکیگا۔ عدالت نے فیصلہ کیا۔ کہ وکیل استغاثہ اور پہلے ملزم کے بیان کے بعد اسکی کارروائی کو ملتوی کر دیا جائیگا۔